سوال

اللہ تعالی آپ کو ان دینی کوششوں پر جزائے خیر عطا فرمائے، گزارش یہ ہے کہ میں دین اسلام قبول کرنے کے بعد شادی کے لیے کسی دوسرے ملک کا سفر کیا اور شادی کر کے اپنے خاوند کے ساتھ وہیں رہنے لگی، لیکن میرے خاندان نے پے درپے مشکلات ڈالنی شروع کر دیں، میری جانب سے دونوں فریقوں کو راضی کرنے کی کوشش ہوئی اور میں اپنے ملک واپس آ گئی مجھے اس وقت ہی علم تھا کہ میں دوبارہ اپنے خاوند کے پاس واپس نہیں آ سکوں گی، لیکن معاملات میں بہتری کی امید رکھتے ہوئے اسے پس پشت ڈال دیا میں اپنے ملک میں رہتے ہوئے مسلسل خاوند سے رابطہ میں رہی اور واپس آنے کے وعدے کرتی رہی، لیکن طویل عرصہ تک وعدوں کے بعد خاوند کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور اس نے مجھے دو طلاقیں دے دیں، میری حالت اور خراب ہو گئی اور میرے اخراجات برداشت کرنے والا کوئی نہ تھا خاص کر ہمارے ہاں تو عادت ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ اپنا خرچ خود برداشت کرتا ہے، اور ہر کوئی ملازمت و کام کرتا ہے لیکن میرے خاوند نے مجھے ملازمت کرنے سے روک دیا اب میرے سامنے یہی حل تھا کہ میں کسی سے شادی کر لوں میرا ایک شخص سے تعارف ہوا اور میں نے اس سے شادی کر لی تا کہ وہ میرے اخراجات برداشت کرے مجھے علم ہے کہ یہ فعل صحیح نہ تھا اور شریعت میں جائز نہیں، اس لیے میں نے کوشش کی کہ ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوں، لیکن میں ایسا بھی نہ کر سکی میں اس فعل پر بہت نادم ہوں اور طلاق لے کر اسے صحیح کرنے کی کوشش کرونگی لیکن میں نہیں جانتی کہ اس کے بعد کیا ہوگا !اور میرا انجام کیا ہوگا !میں تھک گئی ہوں اور سب کو راضی کرنے کی کوشش کرتی ہوں، میرے ایمان کی حالت بھی پتلی ہو چکی ہے حتی کہ مجھے اپنے اسلام کا بھی خدشہ ہے !میں جانتی ہوں کہ پہلے خاوند سے طلاق مکمل ہونے سے قبل دوسرے شخص سے شادی کر کے بہت غلط کام کیا ہے اور اسلام میں اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے، لیکن پتہ نہیں میری جو حالت ہوئی ہے اس میں یہ سزا لاگو ہوتی ہے یا نہیں ؟ میں ابھی نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں اور ابتدا ہونے کی بنا پر مجھے اس کام کے نتیجہ کا علم نہ تھا، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ آپ کی رائے کیا ہے آیا میں اس کے متعلق کسی کو بتاؤں یا کہ پوشیدہ ہی رہنے دوں ؟ اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں میں تو پاگل ہو رہی ہوں ..

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے دین کی حفاظت فرمائے

آپ نے اپنے خاوند سے دور ہو کر غلطی کی اور اپنے آپ کو فتنے و خرابی اور فساد میں ڈالا ہے، اور خاوند نے آپ کو اخراجات کی رقم ادا نہ کر کے ملازمت کرنے سے روک کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے

دوم :

اگر آپ کے خاوند نے آپ کو دو طلاقیں دیں اور پھر دوسری شادی کرنے سے قبل آپ کی عدت ختم ہو چکی تھی تو آپ پر کوئی گناہ و حرج نہیں، اس صورت میں آپ کی دوسری شادی صحیح ہے

حیض والی عورت کی عدت تین حیض ہیں، جب آپ کو خاوند نے طہر کی حالت میں طلاق دی اور پھر آپ کو تین حیض آ گئے اور تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے سے آپ کی عدت ختم ہو جائیگی

صغر سنی یا حیض سے ناامیدی کی بنا پر جس عورت کو حیض نہیں آتا اس کی عدت تین ماہ ہے

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہوگی، جیسے ہی حمل وضع ہوا عدت ختم ہوجائیگی

اور اگر طلاق عورت کی جانب سے معاوضہ دے کر حاصل کی گئی ہو تو یہ خلع کہلاتا ہے، راجح قول کے مطابق اس میں ایک حیض عدت ہوگی

اور اگر دوسرا عقد نکاح آپ کی عدت ختم ہونے کے بعد ہوا تو یہ شادی صحیح ہے، اور آپ پر کوئی گناہ نہیں، آپ پہلے خاوند کے پاس اسی وقت جا سکتی ہیں جب آپ کو دوسرا خاوند طلاق دے دے اور آپ کی عدت ختم ہو تو پہلا خاوند آپ سے نکاح کرے

لیکن اگر آپ کی دوسری شادی عدت ختم ہونے سے قبل تھی تو یہ شادی باطل ہے صحیح نہیں، اس طرح آپ نے ایک بہت ہی برا اور غلط عمل کیا ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" رہے باطل نکاح تو یہ اس طرح ہے کہ کوئی شادی شدہ عورت دوران نکاح ہی دوسری شادی کر لے، یا دوران عدت یا پھر اس کے مشابہ، جب دونوں یعنی خاوند اور بیوی کو حلال اور حرام کا علم ہوجائے تو وہ زانی ہیں، اور انہیں حد لگائی جائیگی، اور اس میں نسب بھی ثابت نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (10/7).

اور ایک مقام پر درج ہے :

" جب عدت والی عورت شادی کر لے اور دونوں کو عدت کا علم بھی ہو، اور وہ جانتے ہوں کہ عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، اور خاوند نے اس سے وطئ بھی کر لی تو وہ دونوں زانی ہیں انہیں زنا کی حد لگائی جائیگی، اور اسے مہر نہیں ملے گا اور نہ ہی نسب کا الحاق ہوگا

اور اگر انہیں عدت کا علم نہ ہو، یا عدت میں نکاح کی حرمت سے جاہل ہوں تو نسب ثابت ہوگا، اور حد نہیں لگائی جائیگی، اور مہر دینا بھی واجب ہوگا

اور اگر عورت کو علم نہیں لیکن مرد کو علم ہو تو مرد پر حد لگے گی اور مہر دینا ہوگا، اور مرد کو نسب حاصل نہیں ہوگا

لیکن اگر عورت کو علم ہو اور مرد جاہل ہو تو پھر عورت پر حد لگے گی اور اسے مہر نہیں ملے گا، اور مرد کی طرف بچے کی نسبت بھی ہوگی

یہ اس لیے تھا کہ اس نکاح کے باطل ہونے پر متفق ہیں، اس لیے یہ محرم عورتوں سے نکاح کے مشابہ ہوا " انتہی

دیکھیں : المغنی (103/8).

اس وقت دوسرا نکاح فسخ ہوجائیگا کیونکہ یہ باطل تھا اور آپ کو پہلے کی عدت مکمل کرنا ہوگی، اور پھر اس کے بعد دوسرے کی عدت بھی

پھر سوال یہ ہے کہ : آیا آپ اپنے پہلے خاوند کے پاس جا سکتی ہیں یا نہیں ؟

اگر تو آپ کے پہلے خاوند نے عدت میں رجوع کر لیا تھا چاہے آپ کو رجوع کا علم نہ بھی ہو، یا اس کی عدت مکمل کرتے ہوئے وہ رجوع کر لے تو آپ اس کی بیوی ہیں

اور اگر بغیر رجوع کیے آپ کی عدت ختم ہوجائے تو وہ آپ کے لیے اجنبی بن جائیگا، اور آپ نئے نکاح کے بغیر اس کے پاس نہیں جا سکتیں، اس صورت میں آپ کو اختیار ہے کہ آیا

آپ اسی سے دوبارہ نکاح کرلیں یا دوسرے سے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور شخص سے

مقصد یہ ہے کہ دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہے، چاہے آپ کے پہلے خاوند نے دوران عدت رجوع کیا یا نہیں کیا، اور آپ عقد جدید کے ساتھ اس کی بیوی بنیں یا نہ بنیں دونوں حالتوں میں دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہوگی

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

171791